REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۴ امان ۱۳۴۰ ہش ۔ ۴ مارچ ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳ مارچ بوقت ۱۰ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

جماعت احمدیہ سیرالیون کی بارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

وزیر اعظم سیرالیون کی طرف سے مبارکباد کا پیغام، نائب وزیر اعظم اور بعض دیگر سربر آوردہ حضرات کی تقاریر

مبلغ سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی بارھویں سالانہ کانفرنس جو ۳ فروری ۱۹۶۱ء سے ۵ فروری ۱۹۶۱ء تک بو میں منعقد ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہی۔ اس موقعہ پر سیرالیون کے وزیر اعظم سر ملٹن مارگائی نے ایک خاص پیغام ارسال کر کے کانفرنس کے انعقاد پر جماعت کو مبارکباد دی۔ انہوں نے اپنے پیغام میں لکھا۔

"سالانہ کانفرنس پر دلی مبارکباد قبول کریں۔ یہ امر میرے لئے باعث مسرت ہے کہ احمدیہ مشن اہل سیرالیون کی روحانی تعلیمی اور ثقافتی ترقی میں روز افزوں دلچسپی لے رہا ہے۔ میں پُر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور کانفرنس کی کامیابی کا دل سے خواہاں ہوں۔"

کانفرنس میں محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ اور مکرم رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

کانفرنس کے متعدد اجلاسوں میں دیگر احباب کے علاوہ سیرالیون کے نائب وزیر اعظم وزیر تعمیرات، میئر آف فری ٹاؤن، پیراماؤنٹ چیف آف بو، جنرل سکرٹری آف سیرالیون مسلم کانگریس اور صوبائی محکمہ تعلیم کے سکرٹری نے بھی تقاریر کیں۔

ان سب حضرات نے احمدیہ مشن کی رفاہی سرگرمیوں اور اس میدان میں اس کی خدمات کو سراہا اور مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ان سرگرمیوں میں مشن کی پوری پوری تائید کریں۔ اس موقعہ پر سیرالیون کے نائب وزیر اعظم آنریبل مصطفےٰ نے احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو جو اس علاقے میں مسلمانوں کا پہلا سیکنڈری سکول ہے کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں بھی متعدد وزراء اور اعلیٰ احکام شریک ہوئے۔ نیز اس موقعہ پر احمدیہ ڈسپنسری کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ مزید برآں اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ جو ممبران جماعت کے علاوہ احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلبہ پر مشتمل تھا۔ جلوس نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوا بو کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرا۔ خواتین نے بھی اس موقعہ پر اپنا علیحدہ جلسہ منعقد کیا۔ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آئندہ سال کا پروگرام طے کیا گیا۔

پاکستان اور روس کے معاہدہ پر عمل درآمد کیلئے ادارہ قائم کیا جائیگا

تیل کی تلاش کیلئے بارہ کروڑ روبل کا قرضہ بارہ سال میں واجب الادا ہو گا (مسٹر بھٹو)

راولپنڈی ۳ مارچ۔ ایندھن۔ بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ پاکستان اور روس کے درمیان تیل کی تلاش کے سمجھوتے پر ۴ مارچ کو کراچی میں دستخط ہوں گے۔ اس سمجھوتے کے تحت روس پاکستان کو بارہ کروڑ روبل کا قرضہ دے گا

مسٹر بھٹو نے بتایا کہ حکومت ایک تنظیم قائم کر رہی ہے۔ جو تیل کی تلاش کے بارے میں پاکستان اور روس کے سمجھوتے کے تحت پروگرام پر عمل کرائے گی۔

مسٹر بھٹو تیل کی تلاش کے سمجھوتے پر دستخط کرنے کے لئے کل کراچی روانہ ہو گئے۔ وہ پاکستان کی طرف سے اس سمجھوتے پر دستخط کریں گے۔ بارہ کروڑ روبل کا روسی قرضہ بارہ سال میں واجب الادا ہو گا۔ قرضے کی پہلی قسط پہلے پانچ سال گزر جانے کے بعد ادا کی جائے گی۔ اور آخری قسط اب سے سترھویں سال میں واپس کی جائے گی۔

— کراچی ۳ مارچ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۴ مارچ کو راولپنڈی سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔ آپ ۸ مارچ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

ملکہ الزبتھ تہران پہنچ گئیں

تہران ۳ مارچ۔ برطانوی ملکہ الزبتھ ثانی اپنے شوہر ڈیوک آف ایڈنبرا کی معیت میں ایران کے چار روزہ سرکاری دورے پر کل تہران پہنچ گئیں۔ شاہی مہمانوں کا شاہ ایران اور ملکہ فرح دیبا نے استقبال کیا۔ اور انہیں ہوائی اڈے سے قصر گلستان لے گئے۔ جہاں شاہی مہمان قیام کریں گے۔

ولادت

(۱) مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۱ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور وہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(۲) مورخہ ۳۰-۳۱ جنوری کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی انچارج سیرالیون مشن (مغربی افریقہ) کو لڑکا عطا فرمایا۔

نومولود محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے نیک با اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

قادیان جانیوالے احباب کے لئے ضروری ہدایت

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو اصحاب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلہ میں قادیان جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں۔ اب دیکھا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس ہدایت کی کماحقہ پابندی نہیں ہو رہی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں۔

اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے۔ اس پر امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔

(مرزا بشیر احمد ربوہ ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴۔ مارچ ۱۹۶۱ء

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

اگرچہ حساس مسلمانوں کے دلوں میں ایک مدت سے یہ تشویش چلی آئی ہے کہ مغربی تہذیب کا جو اثر اس وقت مسلمانوں پر پڑ رہا ہے وہ نہایت خطرناک نتائج کا حامل ہے اور اسکے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو تیاری کرنی چاہیئے۔ تاہم آج کل بعض ایسے نیک دل اور محبان اسلام اہل علم حضرات کی اس طرف جو توجہ ہو رہی ہے وہ کسی قدر معین صورت اختیار کرتی جا رہی ہے چنانچہ ذیل کا اقتباس اس پر روشنی ڈالتا ہے:۔

"جناب مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کا مضمون "نیا طوفان اور اس کا مقابلہ" میری نظر سے گذرا ہے۔ یہ مضمون جوان کے بعض عربی مضامین کا ترجمہ ہے اور ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوا ہے اکثر درد دل رکھنے والے مسلمانوں نے بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے اس مضمون نے ہندو پاکستان بلکہ عربی ممالک مسلمانوں کو بھی اس خطرہ سے آگاہ کیا ہے جو اس وقت مغربی فکر و فلسفہ کے پیدا کئے ہوئے فتنہ ارتداد کی وجہ سے اسلام کو درپیش ہے اس نے مسلمانوں کے اندر ایک عام بیداری اور اس فتنہ کے خلاف اسلام کی حفاظت کی تدبیر کی عمومی فکر پیدا کر دی ہے۔"

یہاں تک لکھنے کے بعد مضمون نگار جناب رئیس احمد صاحب کو مٹس روڈ کراچی مولینا ابوالحسن ندوی کے مضمون کا مسلمانوں پر جو اثر ہوا ہے اسکے متعلق فرماتے ہیں:۔

"لیکن مولانا کے مضمون سے مسلمانوں کو پتہ نہیں چلتا کہ اب ان کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اس مضمون کے بالواسطہ یا بلاواسطہ ردعمل کے طور پر جو مضامین اب تک اخبارات اور رسالوں میں چھپے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان سخت پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں لیکن ان کو سوجھتا نہیں کہ کدھر جائیں اور کیا کریں۔ گویا تعمیری اثرات کے لحاظ سے یہ مضمون بالکل بے نتیجہ ہو کر رہ گیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس مضمون نے مسلمانوں کے اندر مایوسی کا ایک نیا احساس پیدا کر دیا ہے جو ان کے قدموں کے لئے ایک اور زنجیر بن گیا ہے۔"

جناب مضمون نگار نے اس کی ایک مثال دی ہے:۔

"اس مضمون کی ایک صدائے بازگشت حال ہی میں مولانا امین احسن اصلاحی کی ایک تحریر کی صورت میں "میثاق" لاہور کے دسمبر ۱۹۶۰ء کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے۔ میں اسے ذیل میں ایک مثال کے طور پر نقل کرتا ہوں:۔

اس وقت جدید فکر و فلسفہ کی بدولت اسلام کے خلاف خود مسلمانوں ہی کے ایک طبقہ کے اندر جو ذہنی اور عملی بغاوت پھیل رہی ہے اس کو روکنے کی ہر ممکن سعی کرنا چاہیئے۔ اس کو روکنے کے لئے جیسا کہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کوئی ہنگامی اور وقتی تدبیر کافی نہیں بلکہ اس کے لئے ایک سے زیادہ ایسے علمی اور تحقیقی اداروں کی ضرورت ہے جو اسلام کی خدمت کے لئے ذہین اور صالح الفطرت نوجوانوں کی تربیت بھی کریں اور جو ان تمام مسائل پر بلند پایہ علمی اور تحقیقی لٹریچر بھی تیار کریں جو مغربی فکر و فلسفہ کی فتنہ انگیزیوں سے اسلام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور جن سے ہمارا پورا جدید تعلیم یافتہ طبقہ اس وقت بُری طرح سے متاثر ہو رہا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا ہمیں اب اعتراف کر لینا چاہیئے کہ ہمارے موجودہ مذہبی طبقہ کے اندر اس فتنہ کے مقابلہ کی کوئی صلاحیت نہیں ہے اس کام کے لئے ایسے رجال فکر تیار کرنے کی ضرورت ہے جو اسلام کی حمایت و مدافعت کے لئے جدید اسلحہ سے مسلح ہوں اگر اس قسم کے اشخاص پیدا کرنے کا جلدی سے جلدی کوئی انتظام نہ ہوا تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس ملک میں اسلام کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ یہ بات اگرچہ نہایت ہی درد انگیز ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے جو اس وجہ سے ہمیں کہنی پڑی ہے اور خاص طور پر اس وجہ سے کہنی پڑی ہے کہ اس کیلئے کوئی عملی اقدام تو درکنار اب تک اس کا کوئی احساس بھی ہماری قوم کے اندر نہیں پایا جاتا۔"

صاحب مضمون نے ایک بات اور بھی کہی ہے اور بتایا کہ مولانا ابوالحسن ندوی کے مضمون کی وجہ سے جو مایوسی مسلمانوں میں پھیلی ہے وہ اس لئے زیادہ ہو گئی کہ

"بالخصوص اس لئے کہ مولانا نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ردۃ ولا ابا بکر لھا۔ یعنی ایک فتنہ ارتداد تو موجود ہے لیکن اسکی روک تھام کے لئے کوئی ابوبکر نہیں اس فقرہ کا مطلب بجا طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ جن فلسفیانہ افکار نے یہ ارتداد پیدا کیا ہے اس کا کوئی مسکت علمی اور عقلی جواب موجود نہیں کیونکہ جس قسم کا ارتداد کسی زمانہ میں پیدا ہوا اس کے لئے ابوبکرؓ بھی ویسا ہی ہونا چاہیئے۔"

ان اقتباسات سے جو باتیں واضح ہوتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مسلمانوں پر مغربی خیالات کا اثر خطرناک طور پر پڑ رہا ہے جس سے اسلام کا وجود خطرہ میں پڑ گیا ہے۔

(۲) مولانا ابوالحسن ندوی کے مضمون سے مسلمانوں میں سخت مایوسی پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں میں کوئی انتظام نہیں ہے

(۳) اس طوفان کا مقابلہ کوئی ایسا انسان ہی کر سکتا ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صلاحیتیں رکھتا ہو

ان مسلمان اہل علم حضرات نے جو خطرے کو محسوس کیا ہے وہ اس لحاظ سے خوشکن امر ہے کہ کم از کم خطرہ کو ایک متعین صورت میں محسوس تو کیا گیا ہے۔ مگر یہ امر واقعی تشویشناک ہے کہ جن اہل علم حضرات نے اس خطرہ کو محسوس کیا ہے ان کے دلوں میں اس سے مایوسی پیدا ہو گئی ہے اور ان کی مایوسی نے مسلمانوں کے دلوں میں بھی مایوسی پیدا کر دی ہے۔

جہاں تک خطرہ کے احساس کا تعلق ہے یہ تو ٹھیک ہے لیکن جہاں تک اس احساس سے دلوں میں مایوسی نے راہ پائی ہے یہ امر اور بھی خطرناک ہو گیا ہے۔ خطرہ کا احساس فی ذاتہ خطرہ کو دور کرنے کے لئے مفید ہوتا ہے کیونکہ اگر خطرہ کا احساس ہی نہ ہو۔ تو یہ موت کی نشانی ہے لیکن خطرہ کے احساس سے اگر انسان کے دل میں مایوسی پیدا ہو جائے تو یہ بھی موت کا راستہ ہے۔

اس مایوسی کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ خود ان اقتباسات کے اندر موجود ہے جو ہم نے اوپر درج کئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ان اہل علم حضرات کی نگاہ مقابلہ کے ظاہری سامانوں پر ہے جو مفقود ہیں۔ ان کے خیال میں چونکہ مسلمانوں میں ایسے رجال موجود نہیں ہیں جو اس طوفان کا مقابلہ کرتے اس لئے وہ مایوس ہیں۔ ان کے خیال میں اس ارتداد کا جو مغربی اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں نظر آتا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی ابوبکرؓ نہیں اور ابوبکرؓ سے ان کی مراد یہ ہے کہ

"جن فلسفیانہ افکار نے یہ ارتداد پیدا کیا ہے اس کا کوئی مسکت علمی اور عقلی جواب موجود نہیں۔"

بے شک یہ احساس بھی ایک حد تک صحیح ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کے دل میں ایسے احساسات سے مایوسی کیوں پیدا ہوئی ہے۔ اس مایوسی کی حقیقی وجہ کیا ہے؟ یہ سوال ہے۔

ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس مایوسی کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ وہ خود اعتمادی جو قرآن کریم ایک مسلمان کے دل میں پیدا کرنا چاہتا ہے موجود نہیں۔ یہ مایوسی اس لئے ہے کہ یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ اسلام کی فتح ان ظاہری اسباب سے وابستہ ہے جو اس فتح کے لئے موجودہ حالات میں عقل سمجھاتی ہے۔ مگر یہ ایمان نہیں رہا کہ

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

اللہ تعالےٰ نے لکھ دیا ہوا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی کامیاب ہوں گے۔ اگر آج بھی یہ ایمان پیدا ہو جائے جو ان الفاظ میں ہے تو مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ خطرہ آج ہی ان حضرات نے محسوس نہیں کیا۔ آج سے ۶۷ سال پہلے ایک اور شخص نے یہ خطرہ محسوس کیا تھا مگر وہ مایوس نہیں ہوا تھا۔ اس نے صاف صاف لفظوں میں پکار کر کہہ دیا تھا کہ

"ہر ایک حق پوش دجّال
دنیا پرست یک چشم جو دین کی
آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی
تلوار سے قتل کیا جائے گا اور
سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام
کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی
کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں
میں آچکا ہے اور وہ آفتاب
اپنے پورے کمال کے ساتھ
پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ
چکا ہے۔"

(رسالہ فتح اسلام از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج آپ کی زیر ہدایت کھڑی کی ہوئی جماعت احمدیہ اسلام پر اس حملہ کا جواب دشمن کے گڑھوں میں داخل ہو کر دے رہی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس نے دنیا کے تمام کناروں پر اسلام کا جھنڈا لہرا دیا ہے۔ کیونکہ وہ پر امید ہے۔ مایوس نہیں۔ اس کا پورا پورا ایمان ہے کہ

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

درخواست دعا

خاکسار کے والد کافی دن سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (محمود احمد ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق

احادیث کی روشنی میں

تقریر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۴)

جس تعداد کی بنا پر مخالفین اسلام کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے وہ تعداد آپ کی آخری چھ سات سال کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے اور ان نو بیویوں کی تعداد کا زیادہ تر تعلق ہجرت کے زمانہ اور اسی زندگی سے ہے جو انتہائی مشکلات اور اقتصادی ذمہ داریوں سے معمور ہے۔ اس عرصہ میں دشمن کے ساتھ شدید مقابلے ہوئے۔ اجتماعی شیرازہ بندی اور سیاسی نظم ونسق آپ کے ہاتھوں انجام پایا۔ شریعت بھی اسی عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی تبلیغِ حق کے فرائض بھی اس عرصہ میں وسیع پیمانہ پر ادا ہوئے اور ایک مفلوک الحال پراگندہ قوم زمین سے اٹھا کر تخت شاہی پر بٹھا دی گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری عشرہ نہایت ہی کٹھن عرصہ ہے جس میں نو بیویوں کی تعداد آپ کے گھر میں نظر آتی ہے۔ اگر مذکورہ بالا حالات میں وہ واقعات پیش نظر رکھے جائیں اور دیکھا جائے کہ نو بیویاں آپؐ کے عقد نکاح میں کن حالات میں آئیں اور آپ نے ان سے کیسے مکارم اخلاق کے ساتھ نباہ کیا اور اپنی بیویوں کو کیا سے کیا بنا دیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان قدامیت اپنے تمام معانی کے ساتھ خود بخود جلوہ گر ہو جائے گی۔

میں سب سے پہلے اختصار کے ساتھ ان بیویوں کی تاریخ آمد کا ذکر کرتا ہوں جو احادیث میں وارد ہے۔ پھر اس خارق عادت سلوک کا ذکر کروں گا جو آپؐ سے آپ کے گھر کی چاردیواری میں صادر ہوا ہے۔

ہجرت سے کچھ عرصہ قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پاتی ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر سونا ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر خولہؓ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعونؓ آپ کی رشتہ دار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپؐ کے نکاح کے لئے عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کہ کس سے نکاح کیا جائے۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ کا نام پیش کیا جو دوشیزہ تھیں اور اس کے ساتھ ایک بیوہ کا نام بھی پیش کیا جس کا نام سودہ بنت زمعہ ہے یہ بیوہ تھیں اور عمر رسیدہ بہت ابتدائی زمانہ میں انہوں نے مع خاوند اسلام قبول کیا تھا۔ قریش مکہ کی شدید مخالفت سے تنگ آکر دونو میاں بیوی نے حبشہ کی طرف ہجرت کر لی تھی۔ جہاں ان کے خاوند کا انتقال ہو گیا تھا۔ خولہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی تجویز پیش کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ اور سودہؓ سے اپنی تجویز کا ذکر علیحدہ علیحدہ کر دیا تھا۔ حضرت سودہؓ کو یقین نہ تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہیں بوجہ ادھیڑ عمر ہونے قبول کریں گے اور حضرت ابوبکرؓ کو صرف یہ تردد تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے منہ بولے بھائی ہیں۔ عربوں کے نزدیک دامادی کا ایسا تعلق معیوب سمجھا جاتا تھا۔ انہیں یہ تردد محض رسم ورواج کی بنا پر تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب اس تردد کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ رسم جاہلیت کی ہے تردد دور ہونے پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی بیٹی سے متعلق تجویز قبول کر لی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوہ سے نکاح کو ترجیح دی۔ اور حضرت عائشہؓ سے نکاح کی تجویز ملتوی فرمائی۔ کیا لذّت نفس اور شہوت پرستی اس کو کہتے ہیں کہ ایک ایسی عورت جو شکل وصورت اور عمر وناداری کے لحاظ سے کسی کے قبول کئے جانے کے لائق نہ تھی اس کو آپؐ نے اپنی زوجیت کے لئے قبول فرمایا۔ وہ ایک مخلص صحابی کی بیوہ تھیں۔ جو حبشہ کو ہجرت کرنے کی حالت میں فوت ہو گئے تھے۔ اور سودہؓ بیوہ ہو کر اور بیوگی کی حالت میں مکہ میں واپس آگئی تھیں۔ عرب کسی عورت کا بیوگی کی حالت میں رہنا سخت معیوب سمجھتے تھے۔ بیوہ کا نکاح جلدی ہی کر دیا جاتا تھا۔ مگر سودہؓ اتنی عمر رسیدہ تھیں شکل بھی معمولی، ان کی شادی کی جب بھی تحریک کی گئی۔ تو کوئی ان سے نکاح کرنے پر تیار نہ ہوا۔ حضرت خولہؓ کی تجویز پر خود سودہؓ کو بھی باور نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے رشتہ قبول فرمائیں گے۔ اور یہ امر واضح ہے کہ آپ نے پہلے انہی سے متعلق تجویز قبول فرمائی اور ایک بیوہ عمر رسیدہ عورت کو اس خیال سے رد نہ کیا کہ اس سے بدرجہا بہتر باکرہ ناکتخدا عورتیں نکاح کے لئے موجود ہیں۔ اس تعلق میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ خورد سالہ تھیں ابھی سن بلوغت کو نہیں پہونچی تھی۔ اس لئے سودہؓ سے نکاح منظور کیا۔ یہ درست ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ عمر رسیدہ بیوہ کو اکیلے گھر میں لانا زیادہ مناسب تھا کہ آپ کے گھر بار کو سنبھال سکے۔ یہ بھی درست ہے۔ ان دونوں باتوں کے خیال کا امکان ہے۔ اور ان کو موازنہ کر کے آپ نے زیادہ مناسب بات کو ترجیح دی اور حضرت سودہؓ سے نکاح کر لیا۔ اور یہ صفت کہ آپ نے انسب بات کو اختیار فرمایا، یہ مرد قوّام کے اوصاف حمیدہ میں سے ہے، اور وہ عارضی جذبات وشہوات نفس سے مغلوب نہیں ہوتا بلکہ ان پر غالب ہوتا ہے۔ حالات کا جائزہ لے کر موازنہ کرتا اور جو بات زیادہ مناسب ہو اختیار کرتا ہے۔ قوّام کے معنی ہیں حد اعتدال کو قائم رکھنے والا اور یہ صفت قوّامیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت سودہؓ کے ساتھ نکاح میں واضح ہے۔ آپ نے انہیں مقدم کیا ہے۔ کیونکہ وہ ہر لحاظ سے قابلِ رحم اور قابلِ ترجیح تھیں اور جس عمر رسیدہ بیوہ عورت کا کوئی بوجھ اٹھانے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اور جو اخلاص کے لحاظ سے السابقون الاولون میں سے تھیں حق رکھتی تھیں کہ جب انہوں نے حضرت خولہؓ کی تجویز قبول کی تو انہیں مقدم کیا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بوقت ہجرت مکہ میں ہی رہیں اور مدینہ میں بعد کو آئیں۔ بالغ ہونے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد کا ہے۔ اور اس وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے مکیں محدود تعداد میں تھے۔ اور آپ کی عائلی ذمہ داری بھی محدود تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر عیالداری کا بوجھ جنگ اُحد کے بعد تعدد ازدواج کی وجہ سے بڑھا جبکہ چھ بیوائیں اور ایک مطلّقہ اور حضرت جویریہؓ بنت حارث سردار بنی مصطلق سے آپ کا عقد ہوا۔ چھ بیواؤں سے اسباب نکاح وہی ہیں جو حضرت سودہؓ سے نکاح کے۔ اور یہ سب عقد غزوہ اُحد کے بعد ہوئے۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ غزوہ اُحد میں ستر صحابہ شہید ہوئے۔ اور انہی ایّام میں سورۃ نسآء نازل ہوئی۔ جس میں اصولی احکام ہیں جن کا تعلق ازدواجی تعلقات کی صحت اور استواری سے ہے۔ اور اس میں ان حالات کا ذکر ہے۔ جو تعدد ازدواج کے متقاضی ہیں۔ ان میں سے صرف دو آیات کا بیان کرنا ضروری ہے۔ تا ان کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گھریلو امور کے متعلق ذمہ داری دیکھی جا سکے۔ کہ آپ نے کیوں مالی مشکلات کے باوجود اتنی بی بیاں گھر میں لائے اور اتنا بوجھ کیوں اور کس طرح اٹھایا اور نبھایا۔ اور آپ سے آپ کی گھریلو زندگی میں کس قسم کے مکارم اخلاق ظاہر ہوئے۔

سورۃ النسآء آیت ۳۵ میں اللہ تعالےٰ نے تعلقات زن وشو کے بارے میں فرماتا ہے۔

الرجال قوّامون علی النسآء
بما فضل اللہ بعضھم
علیٰ بعضٍ وبما انفقوا

مرد عورتوں پر قوّام ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور مرد قوّام ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے مال سے گھر کی ضرورتیں پوری کیں۔

آیت کے آخری حصّہ سے ظاہر ہے کہ اگر مرد خرچ نہ کریں۔ تو وہ قوّام نہیں ہیں اور آیت فضل اللہ بعضھم علیٰ بعضٍ میں دونوں کی فضیلت اور خوبیوں کا ذکر ہے۔ جو انہیں ایک دوسرے سے ممتاز کرتی ہیں۔ عربی کا مشہور قاعدہ ہے جب مرد وعورت دونو کا ذکر کیا جائے۔ تو ضمیر مذکر استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً فرماتا ہے۔

انی لا اضیع عمل عاملٍ
منکم من ذکرٍ او انثیٰ بعضکم
من بعضٍ (آل عمران آیت ۱۹۵)

میں کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت وہ دونوں ایک سے ہی ہیں۔ اس آیت میں ضمیر کمؔ جو مذکر ہے مرد وزن دونوں کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح آیت

الرّجال قوّامون علی النسآء
بما فضل اللہ بعضھم علیٰ
بعضٍ

میں ضمیر ھُمؔ دونوں مرد اور عورت کے لئے ہے اور آیت کا مفہوم یہ ہے کہ بعض خوبیاں مردوں میں ہیں اور بعض خوبیاں عورتوں میں جن کے ذریعہ سے ہر ایک ممتاز اور افضل ہے۔ اپنی اپنی خوبیوں کے لحاظ سے دونوں کا دائرہ قابلیت وعمل جدا جدا ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے مرد کو بعض خوبیاں عطا فرمائی ہیں جن سے وہ عورت پر فضیلت رکھتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی بعض خوبیوں سے مخصوص ہے جن سے وہ مرد پر فضیلت رکھتی ہے۔ مرد کا کام ہے کھیتی باڑی یا کارخانہ وغیرہ میں محنت کرنا اور کمانا تاکہ گھر کی ضروریات پوری ہو سکیں اور عورت کا کام ہے گھر سنبھالنا اور بقائے نسل اور اس کی تربیت وحفاظت عورت اپنے اس فرض منصبی کی وجہ سے فضیلت رکھتی ہے۔ عورت کا کام اہم زیادہ مشکل اور کٹھن ہے اور اس لئے اس کی فضیلت اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے زیادہ نازک اور بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ بقائے نسل اور تربیت کی ذمہ دار ہے جو ازدواجی زندگی کی غرض وغایت ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر آنحضرتؐ نے فرمایا الجنة تحت اقدام امھاتکم جنت ماؤں کے قدموں کے تلے ہے

آیت میں مرد قوّام کی جس فضیلت کا ذکر ہے وہ خادمانہ نوعیت کی ہے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ قوّام کے سات معنی ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور انہی سات معنوں میں

یہ لفظ عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اپنی ذات میں قائم۔ دوسروں کو قائم رکھنے والا۔ اور ضروریات زندگی کا علم رکھنے والا۔ ضروریات پوری کرنے والا حفاظت کرنے والا۔ تعلیم و تربیت کرنے والا۔ حالت اعتدال قائم رکھنے والا۔ یہ ساتوں کام مؤثر خادمانہ نوعیت کے ہیں جو مرد کو صنف نازک کے لئے بجالانے ہیں اور یہ کام محنت و اخراجات چاہتے ہیں۔ اگر مرد یہ خدمت انجام نہیں دے سکتا تو نکما اور بیکار ہے قوام نہیں۔ اس لئے آیت الرجال قوامون علی النساء کے آخر میں الفاظ بما انفقوا۔ خاص طور پر نمایاں کئے گئے ہیں۔ تا یہ امر مردوں کے ذہن نشین کیا جائے کہ وہ قوام اسی صورت میں ہیں۔ جب یہ فرض ادا کریں اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ وصف قوام صفت قیومیت کا مظہر ہے۔ قیوم کے معنے ہیں زندہ۔ قائم بالذات۔ مخلوق کا سہارا۔ ان کی ضرورتوں کا پورا پورا علم رکھنے والا اور مہیا کرنے والا۔ ان کا مدبر اور محافظ اور ان میں صورت اعتدال قائم رکھنے والا۔

مذکورہ بالا آیت سورۃ النساء کی آیات میں سے ہے جس کا نزول ۳ھ اور ۴ھ میں ہوا۔ اس وقت احد کی جنگ لڑی جا چکی تھی۔ اور اس میں کم و بیش ستر صحابہؓ شہید ہوئے۔ اس آیت میں کم و بیش ستر صحابہؓ شہید ہوئے۔ اس آیت میں مرد و عورت کی پوزیشن ایک دوسرے کے مقابل میں واضح اور ان میں سے ہر فرد کی ذمہ داری متعین کی گئی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کان خُلُقُہُ القرآن کُلُّہٗ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سراسر قرآن کے مطابق تھے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گھریلو زندگی میں اس آیت کے مطابق بحیثیت مرد قوام اپنا اسوۂ حسنہ پیش کرنا تھا تا صحابہ کرام آپ کے اسوۂ حسنہ کے پیش نظر مشیت الٰہی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال سکیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت رضائے الٰہی کے لئے بک چکے تھے اور احکام الٰہی کی تعمیل کے پہلے ذمہ دار اور جوابدہ آپ ہی تھے اور ظاہر ہے کہ آپ کے گھر میں اس آیت کے نازل ہونے کے بعد متعدد بیبیاں آئیں اور اکثر بیوائیں تھیں یا مطلقہ۔ ان بے کس اور بے والی وارث خواتین سے نکاح کے وجوہ تقریباً وہی ہیں جو حضرت سودہؓ سے نکاح کرنے کے تھے۔ جویریہ بنت حارثؓ کا نکاح اپنی نوعیت میں الگ ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم ذٰلک ادنیٰ ان لا تعولوا (النساء ۴) (۱) لا تعولوا ای لا تخونوا تا تم خیانت نہ کرو (۲) ان لا یکثر عیالکم کہ تمہاری عیالداری زیادہ نہ ہو جائے (۳) ان لا تفتقروا ولا تشتدّ امر القوم تا قوم کی مصیبت نہ بڑھ جائے۔ یہ ارشاد بیوگان و بے کس بے بس عورتوں سے نکاح کرنے کے بارے میں ہے۔ جن کے خاوند ظالم اور دشمنوں کے ہاتھ سے میدان کارزار میں کام آئے اور جن کے بچے یتیم بنائے گئے۔ اس آیت کریمہ میں دو باتوں کی صراحت ہے۔ اوّل بیویوں کے درمیان عدل کرنا ضروری ہے اگر نہ کر سکیں تو ایک ہی عورت سے نکاح کیا جائے۔ دوم ذٰلک ادنیٰ ان لا تعولوا اس ارشاد الٰہی کا منشاء یہ ہے کہ بیوگان کی دستگیری کی جائے اور ان کے کھانے پینے اور حفاظت وغیرہ کی ضرورت پوری ہو اور اس ارشاد کا یہ بھی منشاء ہے کہ ضرورت سے زیادہ بوجھ نہ اٹھایا جائے مبادا عیالداری سے اقتصادی مشکلات پیش آ جائیں۔ اخلاقی فرومائیگی سے دوچار ہونا پڑے۔ ذٰلک ادنیٰ ان تعولوا سے دونو باتیں مقصود ہیں۔ لفظ عیال عربی زبان میں ان الفاظ میں سے ہے جن کا نام قواعد عربیہ کی اصطلاح میں اضداد یعنی جن کے معانی مختلف اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ عربی لغت کی کتابوں میں لفظ عیال کے تین معانی بیان کئے گئے ہیں (۱) محتاجی دور کرنا ضرورت پوری کرنا اور قبیلہ پروری کی مشکلات اٹھانا۔ عال یعول عولاً و عیالاً خان یعنی خیانت کی عال المیزان نقص۔ یعنی وزن میں کم دیا۔ عال امر القوم اشتدّ و اضطرب و تفاقم۔ قوم کا حال نہایت خستہ اور مضطرب ہو گیا ان معنوں کی رو سے آیت ذٰلک ادنیٰ ان لا تعولوا کا مفہوم یہ ہے کہ ارشاد الٰہی پر عمل کرنے سے نتیجہ یہ ہوگا کہ قوم کی مصیبت کم ہو جائے گی اور وہ خستہ حالی سے محفوظ رہے گی (۲) عال یعول کے دوسرے معنے ہیں کثُر عیالہٗ اس کی عیالداری زیادہ ہو گئی۔ ان لا تعولوا ایسا نہ ہو کہ کنبہ زیادہ ہو جائے اور بوجھ نہ سنبھال سکے۔ ہمارے ملک میں بھی لفظ عیالداری انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۳) عال یعول کے تیسرے معنی بیواؤں اور یتیموں کا کفیل ہونا اور ان کی محتاجی دور کرنا۔ عربی لفظ عیال ان سب معانی پر حاوی ہے تعدد ازدواج سے متعلق آیت کا آخری حصہ ذٰلک ادنیٰ ان لا تعولوا بہت وسیع معانی میں وارد ہوا ہے اور سورۃ النساء والا یہ حکم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں اپنے تمام معانی کے ساتھ موجود تھا۔ جب آپ کے نکاح میں متعدد بیبیاں آنے لگیں اور آپؐ کو تعدد ازدواج کی ذمہ داریوں اور مشکلات کا بھی پورا علم تھا۔ اور جس وجہ سے آپ نے حضرت سودہؓ سے نکاح کیا تھا تقریباً وہی وجہ آپؐ کے ان تمام نکاحوں میں پائی جاتی ہے جو زمانہ ہجرت کے آخری چھ سات سالوں میں ہوئے۔ ام سلمہ بیوہ عبداللہ مخزومیؓ۔ بنت سفیان جو ام حبیبہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ اور مطلقہ عقیل عبداللہ بن جحش مرتد کی۔

حفصہ بنت عمرؓ بیوہ خُنیس بن حذافہ سہمیؓ۔ صفیہ بنت حیّی بن اخطب یہودی بیوہ اور میمونہ بنت حارثؓ بیوہ ابی رہم۔ یہ سب خواتین بیوگی اور کس مپرسی کی حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں اس وقت آئیں جب جنگوں کی وجہ سے اقتصادی حالات نہایت نازک تھے اور نوبت فاقہ کشی تک پہنچ چکی تھی اور بیواؤں اور یتیم بچوں کی پرورش کی ذمہ داری لینے کا صحابہ کرام کو حوصلہ نہیں پڑتا تھا

بیوگان کے نکاح کے ضمن میں حفصہ بنت عمرؓ کے نکاح کا ذکر نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ ان کا خاوند جنگ احد میں شہید ہوئے اور حضرت عمر بن الخطابؓ کو اپنی بیوہ بیٹی کی فکر دامنگیر ہوئی۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عقد کے لئے کہا۔ انہوں نے معذرت کی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ سے یہ تمنا ظاہر کی کہ حفصہ کو اپنے عقد نکاح میں لے آئیں وہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رنجیدہ خاطر ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یتزوج حفصۃ من خیر من ابی بکر و عثمان۔ حفصہ سے وہ شادی کرے گا جو ابوبکر اور عثمان سے بہتر ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی دلجوئی کے لئے خود ان کی بیوہ بیٹی حفصہؓ سے نکاح کیا۔ اس نکاح میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان قوامیت بیوگان کی کفالت کے لحاظ سے واضح ہے۔ (بخاری باب کتاب النکاح)

ہماری ذہنیت ہندوانہ رسوم کے تحت بالکل مسخ ہو چکی ہے یہاں تک کہ اس تمدن کے بداثر کا یہ نتیجہ ہے کہ بیوہ کی شادی بری مانی جاتی ہے بلکہ اس میں روکیں پیدا کی جاتی ہیں اور اس کے برعکس یہ بات معمولی سمجھی جاتی ہے کہ بیوہ دربدر ہو یا جس طرح سے چاہے اپنا پیٹ پالے ایک باغیرت قوم کا یہی حال ہوا کرتا ہے۔ مگر عرب لوگ بیوگی کی حالت کو دیر تک برداشت نہیں کرتے تھے۔ اس کے بد نتائج سے بخوبی واقف اور حساس تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ بیوگی خاندان کی عزت و ناموس کے لئے ننگ و عار ہے۔ اس لئے خاندان کی کسی عورت کا بیوگی کی حالت میں رہنا معیوب سمجھا جاتا تھا اور یہ بات ان کے لئے پسندیدہ تھی کہ بیوہ کا نکاح جس قدر جلدی ہو سکے کر دیا جائے تا وہ بیکس و بے سہارا نہ رہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ یکے بعد دیگرے اپنی بیٹی کے نکاح کی تحریک کرتے ہیں اور یہ بات ایسی ہے کہ اس ملک کے اکثر والدین شاید ہی گوارا کریں کہ خود اپنی بیوہ بیٹی کا رشتہ کرنے کے لئے جگہ جگہ درخواست کرتے پھریں۔ بیوگی اور حالات ناگفتہ بہ اور اس کے برے نتائج برداشت کرتے جائیں گے۔ احکام الٰہی کی تعمیل مدنظر رکھتے ہوئے اور تمدن عرب کی نفاذ میں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثار شہید صحابہؓ کے بیوگان کے لئے گوارا نہ کیا کہ وہ بیوگی کی حالت میں بغیر پرسان حال رہیں۔ اور اس بات کا خیال بھی نہ فرمایا کہ کوئی بیوہ معمر یا مفلس اسے اپنے عقد میں لے یا جبکہ دوسرے اپنے اقتصادی حالات کی وجہ سے انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے الرجال قوامون علی النساء کی صحیح تفسیر پیش فرمائی۔ جس کا اثر آخر یہ ہوا کہ صحابہؓ بھی اقتصادی حالات سدھرنے پر بیواؤں سے نکاح کرنے لگے۔ اس طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نیک نمونہ کی برکت سے حالات جنگ اور حالات سلم زمانہ میں بہت سی بیوہ عورتوں اور ان کے یتیموں کی پرورش و نگرانی انجام پائی۔ قرآن مجید کا حکم فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع کا تعلق اسی ضرورت حقہ سے ہے یعنی یتامیٰ کے حقوق کی پامالی کا خوف ہو تو پھر عورتوں سے جو پسند ہوں نکاح کر لو۔ دو دو تین تین۔ چار چار سے اور ارشاد باری تعالیٰ وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم و امائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ (نور ۳۲) بیوگان سے نکاح کرو اور صالح غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے گا۔ یعنی ان کی غربت کا خیال تمہیں اس حکم کی تعمیل سے نہ روکے ذٰلک ادنیٰ ان لا تعولوا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس تعمیل حکم الٰہی میں اپنی شان قوامیت کا ایک غیر معمولی اور خارق عادت نمونہ ایسے حالات میں پیش کیا کہ جب آپؐ کے سوا دوسرے لوگ اس حکم کی تعمیل سے پہلو تہی کرتے تھے اور آخر آپ کی شان قوامیت کے اعلیٰ نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی متاثر ہوئے اور اپنے آقا کے رنگ میں رنگین اور حسب توفیق آپ کے اس اعلیٰ نمونہ کی پیروی کرنے لگے اور اس طرح بہت سی واجب الرحم اور بے سہارا مخلوق کے لئے سہارا پیدا ہونے کا انتظام ہو گیا۔ اور یہ جنگوں کی وجہ سے پیدا شدہ طرح طرح کی خستہ حالیوں اور مشکلات کا جیسا موزوں و مناسب علاج تھا تھوڑی سی نظر رکھنے والا بھی بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

صحیح بخاری میں آپ کے اوصاف حمیدہ میں سے وصف ثِمَالُ الیتامیٰ عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِل آپ کی مذکورہ بالا نمایاں خصوصیت ہی کی وجہ سے مروی ہے۔ یعنی یتیموں کا ملجا و ماویٰ اور بیواؤں کی عزت و آبرو کا محافظ۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں متعدد بیبیوں کے علاوہ ان کی اولاد اور ان کے یتیم بچے اور رشتہ داروں کی اولاد آپ کے زیر تربیت تھی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

چھتیس افراد کا قبول اسلام۔ ملاقاتیں اور لٹریچر کی وسیع اشاعت تعلیمی کلاسوں کا اجراء

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ ممباسہ کینیا از یکم جنوری تا ۳۰ر نومبر ۶۰ء

از مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرمؔا۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

حلقہ ممباسہ میں عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چھتیس افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ گذشتہ سال ٹاویٹا کے علاقہ میں دو نئی جماعتیں قائم ہوئی تھیں۔ اس سال ان میں مزید ترقی ہوئی ہے اور زیادہ تر بیعتیں وہاں ہی ہوئی ہیں ممباسہ شہر میں ایک سوڈانی اور پانچ عرب نوجوانوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ سب تعلیم یافتہ ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص اخلاص اور جوش رکھتے ہیں۔

ممباسہ شہر میں زیادہ سے زیادہ تر ملاقاتوں کے ذریعہ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ قریباً تین سو ملاقاتیں کی گئیں۔ مختلف سوسائٹیوں کلبوں اور مجالس میں بھی تبلیغ کے مواقع ملے۔ یہاں بڑی عمر کے لوگوں کو بھی پڑھنے کا شوق ہے۔ اس غرض کے لئے دار التبلیغ میں تعلیمی کلاسیں جاری کی گئیں۔ پندرہ عرب اور سترہ افریقی۔ انگریزی۔ عربی اور سواحلی پڑھنے آتے ہے دو اسماعیلی نوجوان یسرنا القرآن اور دو عرب قرآن کریم کی تفسیر پڑھتے ہیں ان دونوں نے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعت بھی کر لی ہے۔ سید حسین صالح اور مکرم طالب محمد جو عرب سیکنڈری سکول کے طلباء ہیں نے رخصتوں کے ایام میں پڑھانے میں خاکسار کی قابل قدر امداد کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سفر

شروع سال میں ایک سفر ٹانگانیکا کا کیا راستہ میں کرو گوے ودو گودو میں اشتہار تقسیم کئے اور بہت سے لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی ممباسہ میں تین ہفتہ ٹھہرا۔ بعض واقف کاروں سے ملاقاتیں کیں۔ یہاں ہماری معلمین کی ٹریننگ کلاس ہے۔ اس کو پڑھایا۔ زنجبار میں بھی گیا۔ پانچ روز رہا۔ اس جزیرہ کو اس لحاظ سے اہمیت حاصل ہے۔ کہ یہ اس نواح میں اسلامی ثقافت کا مرکز سمجھا جاتا ہے عرب اثر غالب ہے یہاں ہماری مخالفت ہوتی رہتی ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک طبقہ میں ہمارا اثر و نفوذ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے بہت سے افریقی نوجوان احمدیت میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ دوران قیام زنجبار میں کافی مصروف الاوقات رہا بہت سے لوگ جائے قیام پر ملنے آئے۔ ان سے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا بعض لوگوں کے ہاں جا کر ملاقاتیں کیں۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔

ایک سفر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے ہمراہ۔ ٹانگا۔ موشی۔ مچامے وغیرہ کا کیا۔ یہ سفر زیادہ تر تربیتی تھا۔ موشی میں بعض نوجوانوں کو تبلیغ کی گئی۔ ٹاویٹا میں بھی گیا۔ یہاں کے کمیونٹی سنٹر میں جماعت کا اجلاس بلایا موضع Kitobo اور Kitoghato کے احباب کثرت سے آئے۔ تبلیغی کام کو بہتر بنانے کے لئے بعض اہم فیصلے کئے اسی طرح Mugeunu Kwale اور Vuga وغیرہ بھی گیا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

سفروں کے دوران اور ممباسہ شہر میں سواحلی اور انگریزی پمفلٹ اور اشتہار تقسیم کئے۔ اخبار ماپنیر یا موہنگو اور ایسٹ افریقن ٹائمز کے پرچے زیر تبلیغ لوگوں میں باقاعدگی سے تقسیم کئے گئے اور بذریعہ ڈاک بھی لامول۔ مالنڈی۔ کلیفی کے چیدہ چیدہ لوگوں کو اور مختلف سرکاری اور مشن سکولوں میں بھجوائے گئے۔ سنجیدہ اور تعلیم یافتہ عربوں۔ ہندوستانیوں اور افریقی نوجوانوں کو باقاعدگی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کی تصانیف اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً تیس افراد نے ہمارا لٹریچر پڑھا ہے۔ بعضوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نیک اثر قبول کیا ہے ایک اسماعیلی فیملی خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ وہ اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرتے ہیں اور چندہ بھی دیتے ہیں۔

تقریبات

ٹانگانیکا کو Responsible گورنمنٹ کا درجہ ملنے پر افریقن ایسوسی ایشن نے پارٹی دی۔ اسی طرح سومالی ایسوسی ایشن کی طرف سے سومالی لینڈ کی آزادی کے موقع پر بڑے پیمانہ پر پارٹی دی گئی۔ ان دونوں تقریبات میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ اس موقع پر حکام اور چیدہ چیدہ شخصیات سے تعارف حاصل ہوا۔ اسی طرح عرب سکنڈری سکول اور مسلم انسٹیچوٹ کی طرف سے منعقدہ میلاد النبی کی مجالس میں شرکت کی۔

مشرقی افریقہ میں اہم سیاسی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تبدیلیوں کو اسلام اور احمدیت کے حق میں مفید بنائے۔

(۔ آمین ۔)

تقریب رخصتانہ

مورخہ یکم مارچ کو امۃ الکریم صاحبہ لاضیہ بنت محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۸ر جنوری ۶۱ء کو آدخواجہ صاحب ابن مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ کے ساتھ ہوا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد دیگر افراد اور صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان بھی شامل ہوئے ـــــ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو صفی الدین صاحب نے کی۔ بشارت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی بعد ازاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی ـــــ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

دعائے مغفرت

محترم ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم واقف زندگی دور اول و مجاہد ملکانہ کی بیوہ اور خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ ۱۴/۲/۶۱ کی رات بوقت ۹½ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور پابند صوم و صلوٰۃ و تہجد گذار تھیں ۱۷/۲/۶۱ کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ جمعہ کے روز بعد نماز عصر مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ درویشان قادیان و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ مغفورہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحومہ نے اپنے بعد تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں (غلام رسول تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نوٹ:۔ یہ دعائے مغفرت مورخہ یکم مارچ کے پرچہ میں غلط شائع ہو گئی تھی۔ اسلئے دوبارہ شائع کی جا رہی ہے۔

تحریک وصیت

کو کامیاب بنانے کیلئے

اگر سلسلہ کا ہر مربی ہر انسپکٹر۔ ہر امیر صوبائی۔ ہر امیر ضلع۔ ہر امیر حلقہ۔ ہر امیر و صدر مقامی جماعت ہر سکرٹری وصایا۔ ہر لجنہ اماء اللہ اور ہر موصی اپنا فرض ادا کرتا ہے اور غیر موصی احباب کو نظام وصیت میں شامل ہونے کے لئے ترغیب و تحریص دلاتا ہے تو اسلام کے آفتاب نظام نو کی کرنوں سے دنیا جلد منور ہو سکتی ہے اور غربت و افلاس کے مہیب بادلوں سے مطلع عالم جلد صاف ہو سکتا ہے۔ ورنہ تاخیر کے ہم خود ذمہ دار اور جوابدہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین۔

ـــ (سیکرٹری مجلس کارپرداز) ـــ

عید فنڈ

عید مومنوں کے لئے ایک بہت بڑی خوشی کا موقعہ ہے۔ مہینہ بھر پورے جوش اور خلوص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرنے میں انہیں جو کامیابی حاصل ہوئی اس پر وہ جتنی بھی خوشی منائیں کم ہے اس کے لئے ضروری ہی نہیں بلکہ مزوری کا ہے کہ اس مسرت اور شادمانی کے موقعہ پر اچھے سے اچھا پہنیں اور اچھے سے اچھا کھائیں۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو تحفے پیش کریں اور اپنے رب کا شکر کریں جس نے انہیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ ہاں اس خوشی کے موقعہ پر دینی ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔ ہمارا پیارا دین اسلام اس وقت کمزوری کی حالت میں ہے ہمارے لئے حقیقی راحت اور شادمانی کے دن وہی ہوں گے جب ہمارا مذہب دنیا میں سرفراز ہو جائے اور اس کے جھنڈے اس کرہ ارض کے کونے کونے میں لہرانے لگیں۔ مومنوں کے لئے حقیقی عید کا وہی وقت ہوگا۔

پس عید کی خوشی کے اظہار کے لئے آپ جتنی رقم خرچ کر سکتے ہوں اس میں سے کچھ رقم دینی سلسلہ کو بھی تحفہ کے طور پر عید فنڈ کی شکل میں پیش کریں۔ بہتر ہے کہ آدھی سے زیادہ رقم عید فنڈ میں ادا کی جائے۔ اور آدھی سے کم رقم کپڑوں، مٹھائیوں اور دوسرے رنگوں میں عید کی خوشی منانے پر خرچ کی جائے تا آپ کو جلد از جلد حقیقی عید کا دن دیکھنا میسر ہو۔

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت گر چکی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں۔ عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۴ فروری کو زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری محمد انور صاحب چیمہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے رمضان المبارک اور تزکیہ نفوس کے موضوع پر لیکچر دیا۔

(نذر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا)

درخواستہائے دعا

(۱) یہ عاجزہ یکم مئی ۱۹۶۱ء کو ایف اے کے فائنل امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ میری ہمشیرہ پشاور یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ درویشان قادیان اور جملہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(نذیر احمد شاد سیکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جماعت احمدیہ کراچی)

(۲) میرے والد محترم چوہدری عبدالسلام صاحب بوجہ دردِ سر عرصہ پندرہ روز سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ (نسیم احمد ڈگری گھمن ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ)

خاکسار چار پانچ دردناک امراض میں مبتلا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بھی عرصہ دراز سے متعدد عوارض میں مبتلا ہیں۔ بزرگان عظام اور درویشان صاحبان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق ہم لوگوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(مشتاق احمد مسلم بیس۔ دلائی پاڑہ۔ ڈاکخانہ سمبلپور اڑیسہ (بھارت))

(۳) بندہ کے والد بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ کی ایک آنکھ کی بینائی بند ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر نے تشویش ظاہر کی ہے۔ احباب آنکھ کی بینائی قائم رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالسمیع)

(۴) میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی بوجہ خرابی جگر بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (ملک بشارت احمد نصرت آرٹ پریس ربوہ)

(۵) میرے والد صاحب کی بینائی کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب بینائی کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر نسیم احمد خاں خالد ابن آغا محمد عبداللہ خان صاحب کراچی۔ سعود آباد

(۶) چند ماہ سے بندہ کے گردوں میں درد ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (محمد الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۷۶ گ ب ضلع لائلپور)

تعمیر ہال کیلئے چندہ دینے والے خدام

(۲)

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال کی تعمیر عنقریب شروع ہو رہی ہے۔ اراکین خدام الاحمدیہ نے اس سلسلہ میں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی تحریک الفضل میں پڑھ لی ہوگی۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ خدام میں اس سلسلہ میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔

ذیل میں اس تحریک کے بعد عطایا بھجوانے والے احباب کی دوسری فہرست دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ جملہ احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

فہرست

نمبر	نام	مقام	رقم
۱	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	فورٹ عباس	۵۰
۲	" سردار محمد صاحب "	"	۵
۳	صوبیدار برکت علی صاحب "	"	۵
۴	ملک اعجاز احمد صاحب	گجرات شہر	۱۰
۵	مکرم میر کریم احمد صاحب	"	۱
۶	" مجیب احمد صاحب	"	۱
۷	" محمد الدین صاحب	چک ۵۵ ۲-R ضلع بہاولنگر	۵
۸	مجلس خدام الاحمدیہ	چک ۱۶۶/مراد "	۵۰

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کے لئے سال رواں کی پہلی سہ ماہی کیلئے قرآن کریم کے چوتھے پارہ (پہلا نصف) کا ترجمہ بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے امتحان مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ ربوہ کیلئے ۳۱ مارچ بروز جمعہ (وقت کی تعیین زعماء مجالس خود فرمائیں گے۔ تمام انصار اللہ ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اور امتحان میں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زعماء کرام وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہیں کہ انصار امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں ممکن ہو وہاں ترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام فرما دیں۔

زعماء کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرما دیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

میاں گھنا صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور چک ۶ ضلع لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ایک شخص جو اپنا نام محمد عزیز بتاتا ہے رنگ سانولا آنکھیں موٹی سامنے والے دانت لمبے بتلا جسم قد لمبا جنڈانوالہ کا رہنے والا بیان کرتا ہے۔ اور اپنے آپکو احمدی ظاہر کرتا ہے مختلف جماعتوں میں پھر کر مختلف طریقوں سے سادہ لوح دوستوں سے روپے بٹورتا پھرتا ہے تمام جماعتیں مطلع رہیں اور اگر کبھی وہ کسی دوست سے دھوکہ دیکر روپیہ حاصل کرنا چاہے تو اسے فوراً مقامی پولیس کے سپرد کر دیں۔ اور اس کے متعلق مرکز میں بھی اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

میرا بھائی عزیزم عبدالشکور ولد عبدالغفور صاحب چک ۲ ر D.A ۳ ضلع سرگودھا ۲۱ فروری بروز منگل ایک دن بیمار رہ کر آناً فاناً اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالغفور کالھ گڑھی چک ۲ ر D.A ۳ ضلع سرگودھا

(۷) کچھ عرصہ سے بندہ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار:۔ سعید احمد سول ہسپتال نگر پارکر)

(۸) میرا بھائی محمد افضل خاں صوبیدار بیمار ہے۔ اور خاکسار میعادی بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست ہے۔

(خاکسار محمد شریف ٹیلیفون آفس گوجرہ)

غلام محمد بیراج کے علاقہ کیلئے ساٹھ کروڑ روپے کی ترقیاتی سکیمیں

مواصلات، آبپاشی، کھیتی باڑی اور نہروں کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی

لاہور ۶ مارچ۔ مغربی پاکستان کی ترقیاتی ورکنگ پارٹی نے غلام محمد بیراج کے بڑے منصوبے کے لئے متعدد سکیمیں منظور کی ہیں جن پر ساٹھ کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کی جائے گی ان میں مواصلات، آب پاشی، قصباتی منڈیوں کے قیام، پانی کے نکاس، کھیتی باڑی کے جدید طریقوں کے استعمال اور زرعی امور میں توسیع کی سکیمیں شامل ہیں۔

ان سکیموں کے تحت دریائے سندھ پر پل تعمیر کئے جائینگے ایک پل کوٹری بیراج سے ساڑھے چار میل دور اور دوسرا پل سجاول کے قریب ہوگا چار بڑی نہریں بھی تعمیر کی جائیں گی۔ تین نہریں دریائے سندھ کے بائیں کنارے اور ایک دائیں کنارے پر ہوگی ان نہروں کی شاخوں سے حیدر آباد ڈویژن میں اٹھائیس لاکھ ایکڑ سے زائد علاقہ کو سیراب کیا جائے گا۔ ایک سکیم کے تحت آٹھ کروڑ روپے کی لاگت سے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔

ایک اور سکیم کے تحت پانی کے دو سو تالیس تالاب قائم کئے جائیں گے اس طرح ہر چک میں نوے ہزار روپے کی لاگت سے ایک تالاب قائم کیا جائے گا پروگرام کے مطابق سال رواں میں اس سکیم پر چالیس لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔

غلام محمد بیراج کے علاقہ میں آباد کاری کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی غرض سے ورکنگ . . .

پارٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دیہات کی صحیح حد بندی کی جائے علاوہ ازیں نو آباد کاروں کو ان کے متعلقہ علاقوں میں منڈیوں کی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی ہاریوں کو تقاوی قرضے جاری کرنے سے متعلق ایک سکیم منظور کی گئی ہے جس کے تحت ہر قابض کو ایک ہزار روپے قرض کی صورت میں دیئے جائیں گے جو سالانہ قسطوں میں قابل ادا ہوگا پارٹی نے اس علاقہ میں بیجوں کے فارم اور تجرباتی سب سٹیشن قائم کرنے سے متعلق بھی سکیم منظور کی ہے۔

ورکنگ پارٹی نے اس علاقہ میں زراعت کے توسیعی کام کے لئے بھی ایک کروڑ چھ لاکھ پچپن ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے اس علاقہ کے لئے چار سو ٹریکٹر خریدنے کی بھی منظوری دے دی گئی ہے پارٹی نے ایک سب کمیٹی بنائی جو ٹریکٹروں کی بہت کینئے ورکشاپ قائم کرنے سے متعلق تجاویز پر غور کرے گی۔

یکم اپریل سے لائل پور اور ملتان کیلئے پی۔ آئی۔ اے کی خاص سروس

مشرقی پاکستان میں ۲۵ مارچ سے ائربس سروس شروع کی جائے گی (ائرکموڈور نور خان)

کراچی ۶ مارچ۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز ۲۵ مارچ سے مشرقی پاکستان میں انتہائی کم نرخوں پر ایئر بس سروس شروع کر رہی ہے اس امر کا اعلان پی آئی اے کے مینیجنگ ڈائرکٹر ایئر کموڈور نور خان نے کل یہاں کیا۔ ائر سروس پی آئی اے کی باقاعدہ سروسز سے بالکل الگ ہوگی۔ آپ نے بتایا مغربی پاکستان میں ائربس سروس چلانے کی تجویز زیر غور ہے۔

ایئر کموڈور نور خان نے ایئر بس سروس کی نمایاں خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ سروس انتہائی ضروری امور کے لئے مختص ہوگی اور کوئی ایڈوانس بکنگ نہیں ہوگی، کرائے کی شرح عام طور پر ریل کے سیکنڈ کلاس کے کرائے سے بھی کم ہوگی۔ مثال کے طور پر چاٹگام اور کاکس بازار کے درمیان ایئر بس سروس کا ایک طرف کا کرایہ بارہ روپے ہوگا اور ڈھاکہ اور سلہٹ کے درمیان ایک طرفہ کرایہ اکیس روپے ہوگا جو ریل کے کرائے سے بھی کم ہے۔ پی آئی اے کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے انکشاف کیا کہ ابتداء میں یہ سروسز ڈھاکہ، سلہٹ، شمشیر نگر اور چاٹگام کے درمیان شروع ہوگی۔ چاٹگام اور کاکس بازار کی باقاعدہ سروس ائربس سروس میں منتقل کر دی جائے گی۔ ان سروسز میں بعد از ان کومیلا، قسب گنج اور لال منیر ہاٹ تک توسیع کر دی جائیگی

ائر کموڈور نور خان نے مزید انکشاف کیا کہ مغربی پاکستان میں پی آئی اے کی ورٹیکا ڈنٹ سروسز کے علاوہ اس سال اپریل میں کوئٹہ ملتان اور لائلپور میں فاکر سروسز بھی چلائی جائیں گی آپ نے کہا ائربس سروسز مغربی پاکستان میں بھی پروگرام کے مطابق شروع کی جائے گی اس معاملے میں مشرقی پاکستان کو اس لئے فوقیت دی جائے گی کہ مشرقی پاکستان میں ایئر بس سروس کی ضرورت زیادہ ہے آپ نے خیال ظاہر کیا ایئر بس سروسز سے بہت بڑی تعداد میں لوگ فضائی سفر کر سکیں گے۔ پی، آئی اے کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے مزید کہا کہ ایئر بس سروسز سے بہت زیادہ منافع کی توقع نہیں بلکہ درحقیقت پی آئی اے کے مین سروسز کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی سے نئی سروسز کی کمی پوری کی جائے گی تاہم جاری رہتے ہیں یہ پاکستان میں ایئر سروسز کے مستقبل میں سرمایہ کاری کی حیثیت رکھتی ہیں

صدر نے مسلمانوں کے خاندانی قوانین کا آرڈی ننس جاری کر دیا

اس کے تحت عائلی کمیشن کی بعض سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا

راولپنڈی ۲ مارچ۔ صدر مملکت نے مسلمانوں کے خاندانی قوانین کا آرڈی ننس جاری کیا ہے اس آرڈی ننس کے ذریعے شادی بیاہ طلاق اور خلع وغیرہ کے بارے میں عائلی کمیشن کی بعض سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں آرڈی ننس کے اجراء کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اس پر تقریباً تین ماہ بعد عمل شروع ہوگا۔

وزیر قانون نے بتایا کہ اس آرڈی ننس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کو قرآنی حقوق کے تحت حقوق دیئے جائیں۔ مسلمانوں کی شادیوں تنسیخ نکاح اور ایک سے زائد شادیوں کو قرآنی قانون کے مطابق باقاعدگی سے ہمکنار کیا جائے اس آرڈی ننس کا نام مسلمانوں کے عائلی قوانین کا آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۱ء ہوگا اور اس میں ایک سے زائد شادیوں کی اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے سدباب کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے آرڈیننس کے تحت مصالحتی کونسلیں قائم کی جائیں گی جن کی اجازت کے بغیر کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کر سکے گا اس دفعہ کی خلاف ورزی کرنے والا ایک سال قید یا پانچ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

امروزہ آرڈیننس عائلی کمیشن کی جن بعض سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا وہ ۱۹۵۶ء میں پیش کی گئی تھیں اس کمیشن کے چیرمین پہلے ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین تھے اور اب ان کی وفات کے بعد میاں عبدالرشید (سابق چیف جسٹس پاکستان) کمشن کے چیرمین مقرر کئے گئے تھے کمشن میں مولانا احتشام الحق، بیگم شاہنواز، مسٹر عنایت الرحمان بیگم جی احمد اور بیگم شمس النہار محمود شامل تھے۔

آرڈی ننس کی ایک اہم دفعہ یہ ہے کہ کسی شخص کو پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنے کے لئے مصالحتی کونسل کی اجازت حاصل کرنا پڑے گی آرڈی ننس کے تحت قائم ہونے والی مصالحتی کونسل یونین کونسل کے چیرمین اور اس آرڈی ننس میں مندرج کسی معاملہ سے متعلقہ فریقین کے دو نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ اگر کوئی شخص مصالحتی کونسل کی اجازت کے بغیر پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرے گا اسے فوری طور پر پہلی بیوی یا بیویوں کو جہیز کی رقم ادا کرنا پڑے گی اور اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرے گا تو یہ رقم اس سے مالگذاری کے بقایا کے طور پر وصول کی جائے گی خلاف ورزی کرنے والا ایک سال قید یا پانچ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا موجودہ بیوی یا بیویوں کو اپنے شوہر کے خلاف اس بنا پر مقدمہ کرنے کا حق حاصل ہوگا کہ اس نے اجازت کے بغیر نئی شادی کرلی ہے،

آرڈی ننس کی ایک اور دفعہ کے مطابق کوئی خاوند جب اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو اسے یونین کونسل کے چیرمین کو نوٹس دینا پڑے گا جو فریقین کے نمائندوں کی اعانت سے مصالحت کرانے کی کوشش کرے گا اگر یہ کوشش ناکام ہے تو طلاق تین ماہ۔ اگر بیوی امید سے ہو تو بچے کی پیدائش کے بعد یا جو عرصہ بھی بعد میں ختم ہو — کے بعد مؤثر ہوگی۔ اس عرصہ میں خاوند کو اس امر کا اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو مصالحتی کونسل سے بالا بالا طلاق منسوخ کردے یا اگر تین ماہ کے بعد طلاق مؤثر بھی ہو چکی ہو تو اس سے دوبارہ شادی کرلے لیکن تیسری طلاق کی صورت میں دوبارہ شادی کا حق ساقط ہو جائے گا یونین کونسل کے چیرمین کو طلاق کی اطلاع نہ دینے کی سزا ایک سال قید یا جرمانہ ہوگی خلاف ورزی کرنے والے کو دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں،

آرڈی ننس میں ایک اور دفعہ یہ رکھی گئی ہے کہ یونین کونسلیں نکاحوں کے رجسٹرار مقرر کریں گی یہ رجسٹرار شادیوں کے اندراج کے علاوہ کوئی اور شخص نکاح پڑھائے تو رجسٹرار کو شادی کی اطلاع دینا اس (شخص) کا فرض ہوگا نکاح کی اطلاع نہ دینے کی سزا تین ماہ تک قید یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوں گی *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق (بقیہ صہ ۲)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سات بچے پیدا ہوئے۔ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اور ان کے علاوہ کئی یتامیٰ اور عزیز ان کی نگرانی میں پرورش پاتے رہے تھے۔ یہ حال آپ کی بی بی کے ایک گھر کا ہے۔ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ دوسری بی بیوں کے گھروں کا ایک بہت بڑے کنبے اور پھیلے ہوئے خاندان کی پرورش تربیت، اصلاح و حفاظت آپ کے ذمہ تھی آپ نے اس بڑی ذمہ داری کے بوجھ کو بہ حیثیت مرد قوام اٹھایا اور بڑی خوبی سے نبھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ووجدک عائلاً فاغنیٰ تجھے بہت بڑا کنبہ دار بنایا اور اسنے تجھے غنی کر دیا۔

پیشتر اس کے کہ تربیت کی اس مشکل ترین ذمہ داری سے متعلق آپ کے اوصاف حمیدہ اور مکارم اخلاق کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے حضرت حفصہ کے نکاح کا ایک واقعہ جو احادیث میں مذکور ہے بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اور ایک دلچسپ واقعہ ہے مدینہ لوٹتے وقت دوران سفر میں ان کا رخصتانہ ہوا اور صحابہ کرام کو فکر ہوئی کہ شدید دشمن باپ حیی بن اخطب کی بیٹی اور جنگجو مقتول خاوند کنانہ بن ربیع کی چہیتی بیوی ان کے قتل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں کہیں وہ آپ سے انتقام نہ لے۔ بغیر آپ کو اطلاع کئے انہوں نے پہرے کا انتظام کیا لیکن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر کچھ اور دیکھ رہی تھی۔ صفت قیومیت کا وصف آیۃ الکرسی میں بیان ہوا ہے کہ اللہ جل شانہ پس و پیش کے حالات کا پورا پورا علم رکھتا ہے اور اپنی نظر میں بصیر ہوتا ہے آپ کو جو صفت قیومیت کے مظہر اتم تھے۔ اس بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ پیدا نہ ہوا اور آپ کے عین قیاس کے مطابق اور صحابہ کرام کے اندیشوں کے برعکس صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے احسان و نوازش کی ممنون اور آخر دم تک وفادار اور آپ سے محبت کرنے والی رفیقۂ حیات ثابت ہوئیں اور ان سے تعلق قرابت رکھنے والے یہودی قبائل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بخوشی معاہدات تحریر کئے۔ جو اسلامی تاریخ میں لفظاً لفظاً محفوظ ہیں۔

(باقی)

پاکستان معاوضہ ادا کرے گا

کراچی ۲ مارچ۔ وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ فسادات جبل پور کے خلاف حالیہ مظاہروں کے دوران کراچی میں بھارتی ہائی کمشن کی چانسری کو جو نقصان پہنچا ہے پاکستان اس کا معاوضہ ادا کرے گا۔

آپ نے کہا " معاوضہ کی رقم کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا لیکن اس سلسلہ میں عنقریب غور کیا جائیگا" مسٹر ذاکر حسین کل پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے ایک طیارے میں راولپنڈی سے کراچی پہنچے تھے۔ ہوائی اڈے پر وزارت داخلہ کے افسروں اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس انعام اللہ نے آپ کا استقبال کیا۔

اس سے پہلے مسٹر ذاکر حسین نے راولپنڈی میں بتایا کہ حکومت کراچی کے حالیہ مظاہروں کے بارے میں تحقیقات کے مطابق کراچی کا حادثہ کوئی دانستہ کارروائی نہیں تھی۔ بلکہ غنڈہ عناصر نے صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔

راولپنڈی ۳ مارچ، ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے عنقریب تجارتی پروگرام نشر ہونے لگیں گے۔ اس امر کا انکشاف وزیر اطلاعات و قومی تعمیر نو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کیا ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۳/۲/۶۱ کو بعد نماز جمعہ ماسٹر مختار علی صاحب ولد چوہدری سردار محمد صاحب محمد آباد کا نکاح بشریٰ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر مولا بخش صاحب کے ہمراہ بعوض -/۶۰۰ چھ صد روپیہ حق مہر چوہدری محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ڈاکٹر احتشام الحق
محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

ولادت

میری باجی محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں منور علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے نومولود میاں اکبر علی صاحب صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور کا پوتا ہے اور شیخ احمد علی صاحب سابق سٹیشن ماسٹر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت زچہ اور بچہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نومولود کو خادم دین بنائے۔

ثریا بیگم گڑھی شاہو لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴